امام کا نمازیوں کی طرف منہ کرکے درس و بیان کرنا کیسا؟

مجیب: مفتی ابوالحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: JTL-1906

تاریخ اجراء: 5ربیع الاول1446ھ/10ستمبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جماعت کے بعد امام صاحب کا مقتدیوں کی طرف منہ کرکے درس دینا کیسا؟ جبکہ مسبوق نمازی ابھی اپنی نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ کیا یہ مواجہت کہلائے گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جو شخص نماز پڑھ رہا ہو اس کی طرف بلا حائل (یعنی کسی آڑ کے بغیر) منہ کرنا، مکروہ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے۔ یہاں حائل سے مراد ایسی چیز ہے کہ اس کے سبب نمازی کے قیام میں بھی اس کا سامنا نہ ہو۔ البتہ اگر بیٹھنے کی صورت میں تو سامنا نہ ہو، لیکن قیام میں سامنا ہو؛ مثلاً: دونوں کے درمیان کوئی شخص نمازی کی طرف پشت کیے بیٹھا ہو کہ اس صورت میں نمازی کے بیٹھے ہونے کی حالت میں تو اس کا سامنا نہیں ہو گا، مگر قیام میں ہو گا، تو یہ ضرور مواجہت ہے اور یہ بھی مکروہ ہے۔ لہذا امام صاحب کا مسبوق نمازیوں میں سے کسی کی طرف بلا حائل رخ کرکے درس دینا شرعا جائز نہیں ہے۔ مساجد میں درس و بیان کرتے ہوئے یہ امر ضرور ملحوظ رہنا چاہیے۔

محیط برہانی، بحر الرائق اور فتاوی شامی میں ہے، واللفظ للآخر: ”في الذخيرة نقل قول محمد في الأصل: وإن شاء الإمام استقبل الناس بوجهه إذا لم يكن بحذائه رجل يصلي، ثم قال: ولم يفصل أي محمد بين ما إذا كان المصلي في الصف الأول أو الأخير، وهذا هو ظاهر المذهب لأنه إذا كان وجهه مقابل وجه الإمام في حالة قيامه يكره ولو بينهما صفوف۔۔۔ والظاهر انها كراهة تحريم“ ترجمہ: ذخیرہ میں اصل کے حوالے سے امام محمد کا قول نقل فرمایا: **اگر امام چاہے تو مقتدیوں کی طرف منہ کر سکتا ہے، جبکہ اس کے سامنے کوئی شخص نماز نہ پڑھتا ہو۔** یہ عبارت نقل کرنے کے بعد فرمایا: امام محمد رحمہ اللہ نے نمازی کے پہلی یا آخری صف میں ہونے کی تفصیل نہیں کی، اور یہ تفصیل نہ کرنا ہی ظاہر الروایہ ہے، **کیونکہ جب قیام کی حالت میں نمازی کا چہرہ امام کے**

چہرے کے مقابل ہوگا، تو یہ بھی مکروہ ہے، اگرچہ کئی صفوں کا فاصلہ ہو۔۔۔ اور ظاہر یہ ہے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے۔(فتاوی شامی، جلد1، صفحہ644، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: "کسی شخص کے مونھ کے سامنے نماز پڑھنا، مکروہ تحریمی ہے۔ یوہیں دوسرے شخص کو مصلّی کی طرف مونھ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے، یعنی اگر مصلّی کی جانب سے ہو تو کراہت مصلّی پر ہے، ورنہ اس پر۔ اگر مصلّی اور اس شخص کے درمیان جس کا مونھ مصلّی کی طرف ہے، فاصلہ ہو جب بھی کراہت ہے، **مگر جب کہ کوئی شے درمیان میں حائل ہو کہ قیام میں بھی سامنا نہ ہوتا ہو تو حرج نہیں، اور اگر قیام میں مواجہہ ہو قعود میں نہ ہو، مثلاً دونوں کے درمیان میں ایک شخص مصلّی کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھ گیا کہ اس صورت میں قعود میں مواجہہ نہ ہوگا، مگر قیام میں ہوگا، تو اب بھی کراہت ہے۔**" (بہار شریعت، جلد1، صفحہ626، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net